

## 49944- روزوں والی آیت میں مذکور فدیہ کی مقدار

سوال

روزوں کی آیت میں مذکور فدیہ کی مقدار کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر کوئی شخص بڑھا پے یاد آئی بیماری جس سے شفایابی کی امید نہ ہو کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو عدم استطاعت کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے اس پر فرض نہیں، بلکہ وہ ہر روزے کے بد لے ایک مسکین کو کھانا کھلائی گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[... اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیے گے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر روزے رکھنے فرض تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ، چند گنتی کے دن ہیں چنانچہ تم میں سے جو کوئی بھی بیمار ہو یا مسافر تو دوسرا دنوں میں گنتی پوری کرے، اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے، اور جو کوئی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے لیے یہ بہتر ہے اور تمہارے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تمہیں علم ہے]۔ البقرۃ(183-184)۔

بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں، بلکہ یہ بوڑھے مرد اور عورت کے متعلق ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے، چنانچہ وہ اس کے بد لے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں "۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4505)۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"بوڑھا آدمی اور بڑھا عورت دونوں کے لیے اگر روزہ رکھنا مشکل ہو اور شدید مشقت کا باعث بنے تو ان دونوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بلکہ وہ اس کے بد لے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں... اور اگر وہ کھانا کھلانے سے بھی عاجز ہوں تو ان کے ذمہ کچھ نہیں، اور (اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ ملکف نہیں کرتا) ... اور وہ دائی اور مستقل مریض جسے شفایابی کی امید نہ ہو وہ بھی روزہ نہ رکھے اور اس کے بد لے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا کرے؛ کیونکہ وہ بھی بوڑھے شخص کے معنی میں ہی ہے" احادیثی مختصر دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (4/396)۔

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں ہے :

"احاف، شافعی، اور حنبلہ اس پر متفق ہیں کہ بڑھا پے، یاد آئی بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہونے کی بنا پر ترک کردہ روزوں کی قضاۓ کرنا ممکن نہ ہو تو یہ فدیہ میں بدل جائیگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے}۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہوا ہ

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (5/117).

اور "فتاویٰ الصیام" میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مریض دو قسم کے ہوتے ہیں:

پہلی قسم:

ایسا مریض جس کی بیماری سے شفایابی کی امید ہو، مثلاً وہ بیماریاں جن سے شفایابی کی امید ہے، اس کا حکم وہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{چنانچہ جو کوئی بیماری ہو یا سفر پر تودہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے}۔

اسے بیماری سے شفایابی کا انتظار کرنا ہوگا اور صحت ملنے کے بعد روزہ رکھنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں.

اور فرض کریں کہ اگر اس حالت میں اس کی بیماری جاری رہے اور شفایابی سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو دوسرے ایام میں قضاۓ واجب کی تھی لیکن وہ اس سے قبل ہی فوت ہو گیا، تو یہ شعبان کے مینہ میں فوت ہونے والے شخص کی طرح ہو اجور مضمانت آنے سے قبل ہی فوت ہو گیا، اس کی جانب سے روزوں کی قضاۓ نہیں ہو گی۔

دوسری قسم:

شخص دائیٰ مرض کا شکار ہو، مثلاً سرطان اللہ پا کر کر کے اور گردے کی بیماری میں بیٹلا شخص، یا شوگر وغیرہ کا مریض یہ ایسی بیماریاں ہیں جو مستقل اور دائیٰ ہیں اس سے مریض کی شفایابی کی امید کم ہی ہوتی ہے، ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا، بلکہ روزہ کی استطاعت نہ رکھنے والے بوڑھے مردا اور بور جی عورت کی طرح بہدن کے بدے ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا۔

اس کی دلیل قرآن مجید میں درج ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اور جو لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ہے}۔ احمد

دیکھیں: فتاویٰ الصیام لشیخ ابن عثیمین (111).

دوم:

کھانا (غله) دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر مسکین شخص کو نصف صاع چاول یا گندم وغیرہ (یعنی ڈیڑھ کلو) دیا جائے، یا پھر کھانا پاک کر مسکینوں کو کھلادیا جائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اگر بوڑھا شخص روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو ہر روز کے بدے ایک مسکین کو کھانا کھلاتے، جب انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما بوڑھے ہوتے تو ایک یادو برس ہر مسکین کو ہر روز روٹی اور گوشت دیتے اور روزہ نہ رکھتے تھے۔ اح

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بوڑھی عورت بڑھاپے کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے تو اسے کیا کرنا ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فتویٰ ہے کہ اسے ہر دن کے بدے علاقے میں کھانی جانے والی غذا، مثلاً گندم، چاول، کھجور وغیرہ کا نصف صاع جس کا وزن تقریباً ڈیڑھ کلوگرام ہے، اور اگر وہ عورت قمیر ہے کھانا نہیں دے سکتی تو اس کے ذمہ کچھ نہیں یہ کفارہ ایک یا کئی ایک مسکین کو مہینہ کے شروع یا درمیان یا آخر میں دینا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ اح

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ ابن باز (15/203).

شیخ ابن شیعیں رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"مستقل بیمار اور بوڑھا شخص چاہے مرد ہو یا عورت اگر روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ ہر دن کے بدے مسکین کو کھانا کھلاتے۔ چاہے یہ غذہ کی صورت میں فقراء کو دیا جائے یا پھر کھانا پکا کر مسکین کو کھلادیا جائے چنانچہ دونوں کے مطابق مسکین کو رات یا صبح کا کھانا کھلادیں، جس طرح بڑھاپے میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے وہ رمضان المبارک کے مکمل ماہ کا روزہ رکھنے کے بدے تین مسکینوں کو کھانا کھلادیتے تھے" اح

دیکھیں: فتاویٰ الصیام صفحہ نمبر (111).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

روزہ رکھنے سے عاجز شخص مثلاً بوڑھا مرد یا عورت یا شفایابی سے نا امید و ناخی بیمار شخص کھانا کس طرح کھلاتے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"بڑھاپے کی بنا پر اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے سے عاجز ہو یا روزہ رکھنے میں اسے شدید مشقت ہوتی ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، اور اس کے بدے ہر روز نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ جو اپنے گھر میں استعمال کرتا ہے مسکین کو کھلاتے۔

اور اسی طرح وہ مرد یا عورت رکھنے سے عاجز ہو یا اس کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو اور اسے بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہو تو وہ بھی مسکین کو کھانا کھلاتے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔(اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکفٰ نہیں کرتا)۔ البقرۃ(286)۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے :

۔(اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں کی)۔ الحج (78)۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(اور جو لوگ اس کی استطاعت رکھتے ہیں ان کے ذمہ مسکین کو بطور فدیہ کھانا دینا واجب ہے)۔ البقرۃ(184) احمد

دیکھیں : فتاویٰ الجیہ الدائمة لمحوث العلمیہ والافتاء (11/164)۔

واللہ اعلم۔